Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

بروز منگل

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۹۴ھ ۲۱ ہجرت ۱۳۵۳ہش ۲۱ مئی ۱۹۷۴ء	نمبر ۱۱۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"طبیعت پہلے سے بہتر ہے تاہم تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ بلڈ پریشر بھی کم ہے"۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

ربوہ ۲۰ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی محترم نوابزادہ محمد احمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ اطلاع کی روشنی میں دعا کی تحریک کرتے ہوئے رقم فرماتی ہیں :-

"الحمد للہ کہ محمد احمد خان کا آپریشن جمعہ کے روز بخیریت اور کامیاب ہو گیا۔ بڑے بڑے تین مسّے بواسیر کے نکالے گئے طبیعت بہتر ہے تار اور فون سے اطلاع مل رہی ہے۔ خدا کرے ساتھ کی بیماری گھبراہٹ، کرب، سینہ کی جلن، پریشانی کی تکلیف بھی اسکے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دُور ہو جائے۔ گزشتہ دو دن بیٹی نے بہت سخت پریشانی میں گزارے۔ الحمد للہ کہ خیریت کی خبریں آئیں۔ ثم الحمد للہ۔ مبارک ہو"

احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ شافی مطلق محترم نوابزادہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ جلد طاقت آئے اور دوسری تکالیف بھی بفضل اللہ تعالیٰ دُور ہوں۔ آمین۔

ربوہ ۲۰ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ پیٹ کی تکلیف کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے چیک کروانے پر معلوم ہوا ہے کہ دیرینہ پیچش کی شکایت ہے۔ احبابِ جماعت آپ کی صحت کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں۔

حضرت سیدہ مدظلہا ایک دو روز تک جہلم تشریف لے جا رہی ہیں وہاں آپ کا پتہ درج ذیل ہوگا :-

معرفت محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب

پاکستان چپ بورڈ فیکٹری

پوسٹ بکس نمبر ۱۸ جہلم شہر

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

میں دُعا پر مضبوطی سے کاربند ہونے کو ساری نصائح قرآنی کا مغز سمجھتا ہوں

دُعا کو مضبوطی سے پکڑ لو میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دیگا

"یقیناً سمجھو کہ دُعا بڑی دولت ہے۔ جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دُنیا پر آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعے میں محفوظ ہے جس کے اِردگرد مسلّح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن جو دعاؤں سے لاپروا ہے وہ اُس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور مُوذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے ایک لمحہ میں وہ مُوذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی۔ اِس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ یہی دعا ہے۔ یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے اگر وہ ہر وقت اِس میں لگا رہے۔

یہ بھی یقیناً سمجھو کہ یہ ہتھیار اور نعمت صرف اسلام ہی میں دی گئی ہے دوسرے مذاہب اِس عطیہ سے محروم ہیں۔ ... یہ خاص اکرام اسلام کے لئے ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ اُمّت مرحومہ ہے لیکن اگر آپ ہی اس فضل سے محروم ہو جاویں اور خود ہی اس دروازہ کو بند کر دیں تو پھر کس کا گناہ ہے۔ جب ایک حیات بخش چشمہ موجود ہے اور ہر وقت اس میں سے پانی پی سکتا ہے پھر اگر کوئی اس سے سیراب نہیں ہوتا ہے تو خود طالبِ موت اور تشنہ ہلاکت ہے۔ اس صورت میں تو چاہیئے کہ اس پر مُنہ رکھ دے اور خوب سیراب ہو کر پانی پی لیوے۔ یہ میری نصیحت ہے جس کو میں ساری نصائحِ قرآنی کا مغز سمجھتا ہوں۔ قرآن شریف کے ۳۰ سپارے ہیں اور وہ سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں سے وہ نصیحت کونسی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جاویں اور اس پر پورا عملدرآمد کریں تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ مگر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوّت دعا ہے۔ دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا"۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۹۲ تا صفحہ ۱۹۴)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۱ ماہ ہجرت ۱۳۵۳ھش

عدم ابتلاء بھی نقصان کا موجب ہوتا ہے

ایمان کی مضبوطی، تعلق باللہ میں ترقی اور دنیا میں کامیابی کے لئے ابتلاؤں کا آنا ضروری ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے اللہ تعالیٰ مومنوں کو ابتلاؤں میں سے ضرور گزارتا ہے۔ یہ ابتلاء ہی ان کے لئے ترقی اور کامیابی و کامرانی کا موجب ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے جن لوگوں یا قوموں کو ان کی نافرمانیوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے وہ اسی دنیا میں سزا دینا چاہتا ہے انہیں خوشحالی کے فتنہ میں مبتلا کر کے ایک رنگ میں ابتلاؤں سے محروم کر دیتا ہے۔ اس طرح عدم ابتلاء ہی ان کے لئے رفتہ رفتہ زوال و اضمحلال اور بالآخر تباہی کا موجب بن جاتا ہے کیونکہ ابتلاؤں کی عدم موجودگی کے باعث وہ خدا تعالیٰ سے اور زیادہ دُور ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ اسے بالکل فراموش کر دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اپنی غفلتوں، سستیوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے مستحق عذاب بنا لیتے ہیں اور جب وہ موعودہ عذاب آتا ہے تو ان کا نام و نشان تک مٹ جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسی قوموں اور اُن کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ○ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۭ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (الانعام آیات ۴۵-۴۶)

ترجمہ:۔ اور پھر جب وہ اس کو بھول گئے جو اُن کو یاد دلایا جاتا تھا تو ہم نے ان پر ہر ایک چیز کے دروازے کھول دئے۔ یہاں تک کہ جب وہ اُس پر خوش ہو گئے جو انہیں دیا گیا تھا تو ہم نے انہیں اچانک عذاب میں مبتلا کر دیا جس پر وہ یکدم ناامید ہو گئے۔ پس جنہوں نے (اپنی جانوں پر) ظلم کیا تھا ان کی جڑھ کاٹ دی گئی اور ثابت ہوا کہ سب تعریفوں کا اللہ ہی مستحق ہے جو سب جہانوں کا رب ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ ابتلاء کا سرے سے مفقود ہونا بھی بعض اوقات خدا تعالیٰ کی ناراضگی اور انسان کی بدبختی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ ہر طرح سے آرام و آسائش میں ہونے اور کسی قسم کی آزمائش سے دوچار نہ ہونے کے نتیجہ میں ایسا انسان خدا تعالیٰ کو فراموش کر بیٹھتا ہے اور رفتہ رفتہ ہلاکت کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے۔ جب اُس کی ہلاکت کی گھڑی آ پہنچتی ہے تو کوئی بھی اسے بچانے والا نہیں ہوتا اور نہ ہو سکتا ہے اسی لئے عدم ابتلاء کے اس نقصان پر روشنی ڈالتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

"جن کو تفرقہ اور ابتلاء نہیں آتا اُن کا حال دیکھو کہ کیسا ہوتا ہے۔ وہ بالکل دنیا اور اس کی خواہشوں میں منہمک ہو گئے ہیں۔ اُن کا سر اُوپر کی طرف نہیں اُٹھتا۔ خدا تعالیٰ کا اُن کو بھول کر بھی خیال نہیں آتا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اعلیٰ درجہ کی خوبیوں کو ضائع کر دیا اور بجائے اسکے ادنیٰ درجہ کی چیزیں حاصل کیں کیونکہ ایمان اور عرفان کی ترقی ان کے لئے وہ راحت اور اطمینان کے سامان پیدا کرتی جو کسی مال و دولت اور دُنیا کی لذت میں نہیں ہیں۔ مگر افسوس وہ ایک بچے کی طرح آگ کے انگارہ پر خوش ہو جاتے ہیں اور اس کی سوزش اور نقصان رسانی سے آگاہ نہیں۔ لیکن جن پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے اور جن کو وہ ایمان اور یقین کی دولت سے مالامال کرتا ہے اُن پر ابتلاء آتا ہے جو کہتے ہیں کہ ہم پر کوئی ابتلاء نہیں آیا وہ بدقسمت ہیں۔ وہ ناز و نعمت میں رہ کر بہائم کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کی زبان ہے مگر وہ حق بول نہیں سکتی، خدا کی حمد و ثناء اس پر جاری نہیں ہوتی، بلکہ وہ صرف فسق و فجور کی باتیں کرنے کے لئے اور مزہ چکھنے کے واسطے ہے۔ ان کی آنکھیں ہیں مگر وہ قدرت کا نظارہ نہیں دیکھ سکتیں بلکہ وہ بدکاری کے لئے ہیں۔ پھر ان کو خوشی اور راحت کہاں سے میسر آ سکتی ہے۔ یہ مت سمجھو کہ جس کو ہم و غم پہنچتا ہے وہ بدقسمت ہے؟ نہیں۔ خدا اُس کو پیار کرتا ہے جیسے مرہم لگانے سے پہلے چیرنا اور جراحی کا عمل ضروری ہے۔ غرض یہ (یعنی ابتلاؤں کا آنا) انسانی فطرت میں ایک امر واقع شدہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ یہ ثابت کرتا ہے کہ دنیا کی حقیقت کیا ہے اور اس میں کیا کیا بلائیں اور حوادث آتے ہیں۔ ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۱، ۲۰۲)

الغرض ابتلاء بھی جب وہ خدا تعالیٰ کے خاص بندوں کو جن پر اُس کی رحم کی نظر ہوتی ہے پیش آئیں بجائے خود ان کے لئے رحمت کا موجب ہوتے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ ان کے ذریعہ سے انہیں پاک و صاف بنا کر اور انہیں علم و عرفان میں ترقی دے کر اپنے فضلوں اور رحمتوں کا مورد بناتا ہے اور وہ دین و دنیا میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے جن دنیاداروں کو ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے وہ سزا دینا چاہتا ہے انہیں وہ مادی خوشحالی میں مبتلا کر کے ان کے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔ انہیں کسی ابتلاء سے دوچار نہیں کیا جاتا جس کی وجہ سے وہ اپنی نافرمانی اور گمراہی میں بڑھتے چلے جاتے ہیں اور بالآخر اسی دنیا میں وہ اپنے کئے کی سزا پائے بغیر نہیں رہتے۔ خوشحالی کا فتنہ اور عدم ابتلاء بجائے خود ان کے لئے ایک بلاء کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور یہ بلاء اور مصیبت بالآخر انہیں ہلاک کر کے رکھ دیتی ہے۔ پس اگر دیکھا جائے تو عدم ابتلاء بسا اوقات ایسے لوگوں کے لئے رحمت کا نہیں بلکہ سزا اور عقوبت کا موجب ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے خدا کے پیارے ورطۂ عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں جبکہ اس کے نافرمان بظاہر عیش و آرام میں ہوتے ہیں لیکن انجام کے اعتبار سے اوّل الذکر فائز المرام اور مؤخر الذکر مبتلائے آلام ہوئے بغیر نہیں رہتے۔

زمیں کی دولت کبھی نہ اُس کے مقابلہ میں ٹھہر سکے گی

وہ فکرِ نو کہ جسے دبانے اُٹھے تھے طرزِ کہن کے مارے
قبول اُسے کر چکے کنارے زمیں کے نزدیک و دُور سارے

سُنا ہے مِل کے اسے مٹانے کے مشورے کر رہے ہیں سُلطاں
گدائے راہِ حجاز دیکھے سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ کے نظارے

زمیں کی دُولت کبھی نہ اُس کے مقابلے میں ٹھہر سکے گی
وہ فضل جو آسماں سے ہم پر ہمارا پیارا خُدا اُتارے

کوئی اُنہیں کاش یہ بتا دے اُلجھ کے ہم سے وہ خوار ہونگے
کہ اُن سے پہلے بھی ہو چکے ہیں بڑے بڑے مہرباں ہمارے

نکل سکیں گے نہ گھُپ اندھیرے سے بزمِ مہدی سے دُور رہ کر
جو ہو سکے تو کنارِ شب سے وہ نوچ لیں آسماں کے تارے

خدا ہمارا، نبیؐ ہمارا، ہمارا قرآں، ہمارا کعبہ
جو اپنی جاگیر ان کو سمجھیں بڑے ہی خوش فہم ہیں بچارے

(ثاقب زیروی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

إِنِّي مَعَكَ وَمَعَ أَهْلِكَ

(الہام حضرت مسیح موعود)

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ ڈھاکہ

الہام کا دوسرا حصہ

حضور کے الہام زیر بحث کے دوسرے حصہ اِنِّی مَعَ اَہلِکَ کو لیجئے۔ اللہ تعالیٰ کی معیت میں آپ کے اہل و خاندان کو بھی شامل کیا گیا۔ فرمایا اِنِّی مَعَکَ وَمَعَ اَہلِکَ اس الہام کو دوسرے الہامات کی روشنی میں دیکھا جائے تو اہل سے مراد اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خاندان بیوی بیٹے اور بیٹیاں مراد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس الہامی نسبت کے علاوہ آپ کی بیوی کو ایک نعمت اور جسمانی اولاد کو مبشر اولاد انعام قرار دیا ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام حکم و عدل کے فیصلہ کے مطابق مبشر اولاد ہمیشہ صالح اور پاک ہوتی ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُبَشِّرُ الْاَنْبِیَاءَ وَالْاَوْلِیَاءَ بِذُرِّیَّۃٍ اِلَّا اِذَا قَدَّرَ تَوْلِیْدَ الصَّالِحِیْنَ

کہ اللہ تعالیٰ انبیاء اور اولیاء کو کبھی اولاد کی بشارت نہیں دیتا جب تک کہ اس اولاد کا صالح ہونا مقدر نہ ہو۔

(آئینہ کمالات اسلام)

قرآن کریم سے بھی ظاہر ہے کہ جس جس نبی ولی اور پارسا انسان کو اولاد کی بشارت ملی وہ نیک اور پارسا تھی ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کی زندگی میں کوئی مثال پیش نہیں کی جا سکتی کہ کسی نبی کی ساری کی ساری جسمانی اولاد اس کی تعلیمات سے محروم رہ گئی ہو اور جب وہ ہو مبشر تو اس کا نیک و صالح ہونا یقینی ہوتا ہے۔

اہل و عیال کے متعلق بشارات

بیوی اور اولاد کے متعلق بشارات ملاحظہ فرماویں۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حدیث یتزوج و یولد لہ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود شادی کرے گا اور اسکے ہاں اولاد ہوگی یہ اسبات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ولد صالح عطا کرے گا جو اپنے باپ کے مشابہ ہوگا اور اس کا نافرمان نہیں ہوگا اور وہ عباد اللہ المکرمین یعنی خدا کے مکرم بندوں میں سے ہوگا۔"

(آئینہ کمالات اسلام)

۲۔ "مجھے بشارت دی گئی تھی کہ تمہاری شادی خاندان سادات میں ہوگی اور اس بیوی سے اولاد ہوگی تا کہ پیشگوئی حدیث یتزوج و یولد لہ پوری ہو جائے یہ حدیث اشارہ کر رہی ہے کہ مسیح موعود کو خاندان سیادت سے تعلق دامادی ہوگا کیونکہ مسیح موعود کا تعلق جس سے وعدہ یولد لہ کے موافق صالح اور طیب اولاد پیدا ہو اعلیٰ اور طیب خاندان سے چاہیئے اور وہ خاندان سادات ہے۔" (اربعین ۲ ص ۲۶)

۳۔ "یہ (الہام اشکر نعمتی رأیت خدیجتی) ایک بشارت کئی سال پہلے اس رشتہ کی طرف تھی جو سادات کے گھر دہلی میں ہوا .... اور خدیجہ اسلئے میری بیوی کا نام رکھا گیا کہ وہ ایک مبارک نسل کی ماں ہے جیسا کہ اسجگہ بھی مبارک نسل کا وعدہ تھا اور نیز یہ اس طرف اشارہ تھا کہ وہ بیوی سادات کی قوم سے ہوگی" (نزول المسیح ص ۱۴۷)

۴۔ "سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی۔ اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔" (تریاق القلوب ص ۱۲۹)

۵۔ "اس خدا نے ایک نئے خاندان کے لئے مجھے اس الہام میں ایک بیوی کا وعدہ دیا ہے اور اس الہام میں اشارہ کیا ہے کہ وہ تیرے لئے مبارک ہوگی اور تیری نسل کیلئے مبارکہ ہوگا اور مریم کی طرح تجھے پاک اولاد دی جائیگی۔ سو جیسا کہ وعدہ دیا گیا تھا ایسا ہی ظہور میں آیا اور خدا تعالیٰ نے ۱۸۸۶ء میں چار لڑکوں کا بذریعہ الہام فردا فردا وعدہ دیا اور پھر ہر ایک پسر کے پیدا ہونے سے پہلے اسکے پیدا ہونے کے بارے میں وعدہ دیا" (تریاق القلوب ص ۱۰۰)

۶۔ "وَاَعْطَانِیْ رَبِّیْ اَبْنَاءً یَّخْدُمُوْنَ الْمِلَّۃَ" (حجۃ النور)
کہ خدا نے مجھے بیٹے عطا فرمائے ہیں جو کہ خدمت دین کریں گے۔

۷۔ "اولاد بھی نشان ہوگی جیسا کہ خدا نے نیک اور بابرکت اولاد کا وعدہ دیا اور وہ پورا کیا"۔ (سراج منیر ص ۵)

شادی کے معاملے میں خدا تعالیٰ کا یہ محبت پرور سلوک قابل توجہ ہے ایک طرف الہاماً فرمایا اذکر نعمتی رأیت خدیجتی کہ بطور نعمت خدیجہ صفت بیوی ہے اور دوسری طرف اس سے مبشر اور پاک اور مبارک اولاد کا سلسلہ جاری فرمایا اور اسے بھی احسان و انعام قرار دیا۔ چنانچہ قبل از وقت ۱۸۸۶ء میں الہاماً بتایا۔

"تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا۔ اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اسکے بعد پائے گا۔ تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہونگے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائیگی اور ہر ایک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائیگی اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائیگی اگر وہ توبہ نہ کرینگے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کریگا یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔ ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا۔"

(تذکرہ ۱۴۵)

یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی الحمدللہ

منظوم اشعار بشارات

یہ اصول ذہن میں رکھیے کہ مبشر اولاد لازماً نیک صالح اور پاکباز ہوتی ہے اور پھر ان اشعار پر غور فرمادیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہونگے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تو نے بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہیں
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے
بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

مصلح موعود

پیشگوئی مصلح موعود کے مطابق پیدا ہونے والا عظیم روحانی فرزند مصلح موعود اللہ تعالیٰ نے اس خدیجہ صفت بیوی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیا۔ اس پیشگوئی کی تفصیل میں جانے کا یہ موقعہ نہیں بتانا یہ مقصود ہے کہ اس مبشر بیٹے مصلح موعود کے نشان کی اغراض میں سے ایک غرض خدا تعالیٰ نے اپنی معیت کو ثابت کرنا تھا۔

فرمایا "تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں"

بہشتی اولاد

اللہ تعالیٰ نے اپنی معیت کا ثبوت پاکباز عظیم الشان نعمت خدیجہ صفت بیوی اور اس سے مبشر اولاد کی صورت میں دیا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لطف یہ کہ اس دنیا میں ہی اس کے بہشتی ہونے کا سرٹیفکیٹ عطا فرمایا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

"بہشتی مقبرہ دکھایا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔" (الوصیت)

اس مقبرہ میں دفن ہونے کیلئے متقی و محرمات سے پرہیز وغیرہ شرائط مقرر کیں لیکن اپنے بعض اہل وعیال کو اس سے مستثنیٰ فرما دیا۔ لکھتے ہیں

"میری نسبت اور میرے اہل وعیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ہو ان کو شرائط کی پابندی لازمی ہوگی اور شکایت کرنیوالا منافق ہوگا۔" (الوصیت)

اہل وعیال کے متعلق ایک انذاری پیشگوئی

یہ کس قدر ایمان افروز بات ہے مگر خدا کے علم میں تھا کہ بعض بدبخت حضور کے اہل بیت پر گندے الزامات لگائیں گے اس لئے بار دفعہ یہ الہام ہوا۔

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا۔

(تذکرہ)

یعنی خدا نے ارادہ کر لیا ہے۔ کہ تمہارے اہل بیت سے ناپاکی دور رکھے اور انہیں خوب پاک قرار دے دے

ایک الہام بطور حکایت یہ ہوا

"اے میرے اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے۔"

(تذکرہ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق حمایت اسلام کیلئے حضرت مسیح موعود کو صالح اولاد دی اور وہ عظیم الشان بیٹا مصلح موعود دیا جس نے ان تودوں کو جن کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی تھی تمام دنیا میں پھیلایا۔ اور خدا تعالیٰ کے دیئے ہوئے نظام خلافت کو قائم کر کے اس کی برکات دینیوں سے ایک دنیا کو متمتع کیا خلافت سے پرا ہونے والوں کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کا ایک فرد بھی نہ ہوا ایسا کس طرح ہو سکتا تھا۔ خدا تعالیٰ کی معیت دونوں کے ساتھ تھی حضرت اقدس اور آپ کے اہل وعیال کے ساتھ۔

غیر مبائعین کا اقرار

بلکہ اس معیت سے علاوہ ہیں ظاہری طور پر وہ لوگ سب مستفیض ہوئے جو مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے اہل وخاندان کے ساتھ منسلک رہے اور یہ اقرار کرتے رہے۔

"ہمارا تعلق نہ تو سلسلہ سے منقطع ہو سکتا ہے اور نہ قادیان سے اور نہ ہی اس مقدس انسان سے اور نہ ہی اس مقدس انسان کے خاندان سے جس کے ہم خادم ہیں" (پیغام صلح)

مولوی محمد علی صاحب بھی اقرار کرتے رہے

"اگر میں صاحبزادہ صاحب کی عزت واحترام کو ملحوظ نہ رکھوں تو بڑی نمک حرامی ہوگی" (۲۴ر فروری ۱۹۱۴ء)

اس سے بھی آگے بڑھ کر لکھا

"حضرت صاحب کے تین موجودہ بیٹے اپنی اپنی جگہ پر حضرت صاحب کی دوسری پیشگوئیوں کے مصداق ضرور ہیں" (رسالہ مصلح موعود ص)

واضح اعتراف کیا۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں نہ صرف ان کی اپنی اولاد حتیٰ کہ ساری ان لڑکوں اور لڑکیوں کی نسبت جو دوسرے نکاح سے آپ کے ہاں پیدا ہوئے پیشگوئیاں موجود ہیں" (رسالہ مصلح موعود ص۲)

الہام زیر بحث کس شان سے پورا ہوا آپ حیران ہونگے کہ ہمارے روٹھے ہوئے بھائیوں کو غیر مبائعین بننے کے دو ہفتے بعد تک یہ اقرار تھا کہ انی معک و مع اھلک کے پورا ہونے کا اقرار ان الفاظ میں پیغام صلح والوں نے کیا۔

"اس میں کس ایماندار کو کلام ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب خدا کے مامور اور برگزیدہ کے فرزند صاحب علم صاحب ملفت، صالح اور نیک اطوار اور ائمۃ الھدیٰ ہونے کی طرح قابل ہیں اور یہ سب فرزند بلا شبہ روحانی اور جسمانی دونوں معنوں کی رو سے حضرت مسیح موعود کی آل ہیں اور انی اللہ معک و مع اھلک کے الہام کے پورے مصداق ہیں" (پیغام صلح ۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء)

مگر بعد میں غیر مبائعین نے اس مبشر خاندان کے خلاف گند اچھالنا شروع کر دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کا انکار کر دیا اور دشمنی محسوس میں حکم و عدل کے فیصلوں کو رد کر دیا۔

طعنہ بر پاکاں نہ بر پاکاں بود
نقص بامردان حق نامرد و لیست
خود کشی ثابت کہ ہستی خاچسرے
آں لشد باشد کہ باشد بے شرے

سالانہ اجتماع انصار اللہ صوبہ سرحد

۲۷-۲۸ اپریل ۱۹۷۴ء کو بمقام مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور مجالس انصار اللہ صوبہ سرحد کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں مرکزی نمائندگان کے طور پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب قائمقام صدر مجلس مرکزیہ۔ محترم مولانا عبدالمالک خانصاحب اعزازی رکن مجلس مرکزیہ اور محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نائب صدر صف دوم مجلس مرکزیہ بھی شریک ہوئے۔

صوبہ سرحد کی مجالس میں سے مردان، کوہاٹ، شبقدر، شیخ محمدی رسالپور، نوشہرہ، چارسدہ، ٹوپی کے نمائندے بھی شامل ہوئے نیز سامعین میں خدام الاحمدیہ کے اراکین اور غیر از جماعت احباب بھی خاصی تعداد میں شریک ہوئے

اس اجتماع کا پہلا اجلاس ۲۷ر اپریل کو زیر صدارت محترم مولانا ابوالعطاء صاحب بعد نماز عصر پانچ بجے تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ صاحب صدر نے عہد اور دعا کے بعد ولولہ انگیز افتتاحی خطاب فرمایا۔ بعدہ مکرم مرزا آفتاب احمد صاحب نے درثمین فارسی میں سے نظم سنائی اور محترم مولانا عبدالمالک خانصاحب نے قرآن مجید کا درس دیا بعدہ درس حدیث محترم مولانا چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ نے دیا اور محترم مولوی عطاء الکریم صاحب شاہد مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کا درس دیا۔

دوسرا اجلاس بعد دوپہر محترم الحاج محمد سرفراز خان صاحب پروونشل امیر صوبہ سرحد کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مولانا عبدالمالک خانصاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر خطاب فرمایا محترم مولوی نور الحق صاحب چارسدہ نے پشتو زبان میں تقریر فرمائی۔ نو بجے شب سلائیڈز کی نمائش کے ساتھ ساتھ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نے پیش کردہ مناظرہ کی تفصیل بیان کی۔

دوسرے روز ۲۸ر اپریل بروز اتوار انصار نے اجتماعی طور پر نماز تہجد ادا کی اور نماز فجر کے بعد قرآن پاک کا درس اور مختصر سی تربیتی تقریر کا انتظام کیا گیا

اس اجتماع کا چوتھا اجلاس زیر صدارت مکرم آدم خانصاحب امیر ضلع مردان قریباً آٹھ بجے شروع ہوا۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد تقریری مقابلہ ہوا جس میں آٹھ انصار نے حصہ لیا۔ منصفین کے فرائض محترم مولانا عبدالمالک خانصاحب نے۔ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب اور محترم مولوی عطاء الکریم صاحب شاہد مربی سلسلہ کیمبل پور نے ادا کیئے۔ منصفین کے فیصلے کے مطابق اس مقابلہ میں مکرم مولوی محمد سلطان خانصاحب اول مکرم میاں نصیر الدین صاحب دوم اور مکرم خان عبدالقدوس خانصاحب سوم قرار پائے تقریری مقابلہ کے بعد زیر صدارت محترم میاں محمود احمد خانصاحب امیر ضلع پشاور اجلاس کو جاری رکھا گیا جس میں محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نے خلافت ثالثہ کی تحریکات پر اور مولانا عبدالمالک خانصاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں کے عنوان پر حاضرین سے خطاب فرمایا۔

آخری اجلاس زیر صدارت محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جاری رہا۔ صاحب صدر کی دعوت پر سامعین میں سے چند دوستوں نے تربیت اولاد کے سلسلہ میں اپنے اپنے رنگ میں نہایت قیمتی تجاویز پیش کیں۔ بعدہ محترم ناظم اعلیٰ انصار اللہ صوبہ سرحد چوہدری رکن الدین صاحب کی درخواست پر محترم صدر صاحب نے انعامات تقسیم کئے صاحب صدر کے اختتامی خطاب اور اجتماعی دعا کے بعد یہ مبارک اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

وصولی چندہ تحریک جدید

اس سال تحریک جدید کے دفاتر اول، دوم، سوم کا بجٹ ۹۰۰۰۰، روپے ہے جو گذشتہ سال کے مقابلہ میں بقدر ۱۵۵۰۰ روپے زائد ہے اس لئے اس سال جماعت کو پورا کرنے کیلئے وصولی کی بابت بھرپور کوشش کرنی پڑے گی۔

یاد رہے کہ مومن کا ہر قدم پہلے سے آگے بڑھتا ہے۔ اور وہ مزید قربانیاں کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتا ہے۔ پس درخواست ہے کہ تمام مجاہدین تحریک جدید اور عہدیداران جماعت اپنے فرض کو سمجھتے ہوئے جلد از جلد چندہ تحریک جدید ادا فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو

قائمقام
وکیل المال اول تحریک جدید
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ششماہی گوشوارہ وعدہ جات وصولی چندہ تحریک جدید سال ۴۰/۳۰/۹

از یکم نومبر ۱۹۷۳ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء

نام ضلع	میزان وعدہ جات	۹/۳۰/۴۰	وصولی فیصد
ضلع جھنگ	۷۹,۷۳۰ روپے		۵۹ فیصد
〃 لائل پور	۳۹,۸۶۰ 〃		۳۸ 〃
〃 سرگودھا	۳۶,۷۷۹ 〃		۵۴ 〃
〃 میانوالی	۷۰۰۰ 〃		۱۱ 〃
〃 لاہور	۱۰۵,۴۶۵ 〃		۴۷ 〃
〃 گوجرانوالہ	۲۵۴۸۸ 〃		۳۴ 〃
〃 سیالکوٹ	۴۲۸۷۲ 〃		۴۹ 〃
〃 شیخوپورہ	۳۴۳۱۳ 〃		۳۶½ 〃
〃 گجرات	۲۰۸۹۳ 〃		۳۹ 〃
〃 پشاور	۱۳۶۱۹ 〃		۵۷ 〃
〃 ہزارہ	۶۱۲۵ 〃		۴۴ 〃
〃 مردان	۱۱۸۲ 〃		۲۹ 〃
〃 کوہاٹ	۹۲۷ 〃		۴۳ 〃
〃 بنوں	۱۰۹۴ 〃		۵۶ 〃
〃 ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۲۴۲ 〃		۴ 〃
〃 کیمبل پور	۲۷۲۵ 〃		۸ 〃
〃 راولپنڈی	۶۵۰۶۷ 〃		۳۵ 〃
علاقہ آزاد کشمیر	۷۱۵ 〃		۶۴ 〃
ضلع جہلم	۷۱۰۵ 〃		۴۱ 〃
کراچی	۱۴۰,۰۰۰ 〃		۲۴ 〃
ضلع کوئٹہ	۱۴۶۳۶ 〃		۳۰ 〃
〃 ملتان	۱۹۷۴۱ 〃		۲۹ 〃
〃 ساہیوال	۲۰۴۷۲ 〃		۳۱ 〃
〃 ڈیرہ غازی خاں	۱۲۰۳ 〃		۲۹ 〃
〃 مظفرگڑھ	۲۴۳۴ 〃		۴۱ 〃
〃 بہاولپور	۲۱۶۲ 〃		۳۱ 〃
〃 بہاولنگر	۴۰۴۴ 〃		۱۰۰ 〃
〃 رحیم یار خاں	۲۱۷۴ 〃		۴۱ 〃
ڈویژن حیدرآباد	۵۶۸۸۳ 〃		۴۳ 〃
〃 خیرپور	۲۵۷۵۰ 〃		۳۲ 〃

ضروری گذارش

اب جبکہ سالِ نو میں سے چھ مہینے گزر چکے ہیں تمام جماعتہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنا موعودہ چندہ تحریک جدید جلد از جلد پورا کرنے کی سعیٔ بلیغ فرمائیں۔ تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مقرر فرمودہ ٹارگٹ بقدر ۷,۰۰,۰۰۰ روپے حاصل کیا جاسکے۔ اس سال گزشتہ سالوں کی نسبت بہت محنت اور کوشش کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق بخشے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

نجات کا سرچشمہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن کریم میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔" (کشتی نوحؑ)

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

وصولی چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ کی ۱۵ اپریل ۱۹۷۴ء تا ۳۰ اپریل مندرجہ ذیل وصولی ہوئی ہے۔ اگر کسی لجنہ کے حساب میں غلطی ہو تو اطلاع دیں۔ یہ وصولی بہت کم ہے۔ تعمیر کا کام عنقریب شروع کیا جاتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ مالی فنڈ مضبوط نہ ہونے کی وجہ سے کام رُک جائے۔ سامان تعمیر بہت گراں ہو چکا ہے۔ ہر احمدی بہن کو اس چندہ میں شمولیت کرنی چاہیئے۔ پانچ سو یا اس سے زائد دینے والی بہن کا نام نئے ہال میں کندہ کروایا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

(۱) لاہور	۱۲۸-۰۰ روپے	(۷) سانگلہ ہل	۳۷-۰۰ روپے
(۲) حیدرآباد	۲۷۵-۰۰ 〃	(۸) مردان	۱۰-۰۰ 〃
(۳) کراچی	۸۷-۷۵ 〃	(۹) ڈسکہ	۲۰-۰۰ 〃
(۴) گُنری	۷۷-۰۰ 〃	(۱۰) سمبڑیال	۵-۰۰ 〃
(۵) ربوہ	۳۱-۰۰ 〃	(۱۱) بستی جاٹوالہ کھاکھی ضلع ملتان	۸-۰۰ 〃
(۶) سکھر	۳۴-۵۰ 〃	(۱۲) بھاکا بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ	۵-۰۰ 〃

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کے عہدیداران کا انتخاب

سرگودھا کے تعلیمی اداروں کے لئے احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب برائے سال ۷۵/۷۴ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرمالیا ہے۔ جملہ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عہدیداران کو اپنے فرائض کماحقہٗ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۱۔ مکرم بشارت احمد صاحب عابد چیمہ۔ صدر چک ۸۸ شمالی سرگودھا۔
۲۔ 〃 ادریس احمد صاحب۔ جنرل سیکرٹری۔
۳۔ 〃 انور علی صاحب بلوچ۔ خزانچی۔

(مرزا طاہر احمد)

دُعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عبدالسبحان صاحب مرحوم مورخہ ۲۳/۴ کو بوجہ حرکتِ قلب بند ہو جانے اپنے بڑے لڑکے ملک بشیر احمد صاحب کے پاس بہاولنگر میں رحلت فرما گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ تدفین ۲۴ اپریل کو بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ محترمہ والدہ صاحبہ حضرت میاں اللہ دتہ صاحبؓ آف نت ضلع گوجرانوالہ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کا نام "انجام آتھم" میں مذکور فہرست صحابہؓ ۳۱۳ میں بطور ۱۹۵ درج فرمایا ہے۔ محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ نے اپنی زندگی نیکی اور تقویٰ سے گذاری۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپکو عبادت، دعاؤں اور دیگر امورِ خیر میں خاص شغف حاصل تھا۔ ۱۹۶۶ء میں آپکو حج بجا لانے کی بھی توفیق حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری والدہ کو رؤیائے صالحہ سے نوازا ہوا تھا آپ صاحب کشوف و رؤیا تھیں۔ والدہ مرحومہ کی وفات سے قبل جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲۴ دسمبر ۱۹۷۳ء کو ایک حادثہ میں ہماری چھوٹی بہن عزیزہ محمودہ بیگم اہلیہ محترم میاں محمد شریف صاحب اور اسکی صاحبزادی عزیزہ بشریٰ ناہید بس کے حادثہ میں وفات پاگئی تھیں۔ اس لحاظ سے یہ تین حادثے ہمارے خاندان کے لئے بڑے صدمے کا باعث بنے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور ہم سب لواحقین کو اپنی رحمت کے سایہ تلے پناہ دے۔ آمین

(مبارک احمد ملک ۳ ڈی۔ ۵/۱ ناظم آباد کراچی)

(۲) جماعت احمدیہ سلانوالی کے ایک مخلص بزرگ میاں لال دین صاحب ۵/۴ کو بقضائے الٰہی فوت ہو گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بیماری کی حالت میں بھی نماز جمعہ میں شرکت کیلئے ضرور آتے تھے۔ متوفی کے سب بچے غیر شادی شدہ ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور انکے بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔

(ماسٹر نذیر احمد چک نمبر ۱۳۰ شمالی ضلع سرگودھا)

ھُوَالشَّافِی

پائلز کیور
PILES CURE
قیمت -/۱۰ روپے

خونی و بادی خونی خارش و بواسیر کے صرف چار کیپسولز سے

تیار کردہ:- کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور

ہیڈ آفس:- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن رُوحِ مسابقت کے تحت دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے انہیں توجہ دلائی ہے کہ تمہارا کام ہر میدان میں دوسروں سے آگے نکلنا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سُورۃ المومنون کے چوتھے رکوع کی ۵۶ تا ۶۲ آیات کی تفسیر کرتے ہوئے واضح فرمایا ہے کہ اسلامی تعلیم کے مطابق ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کرے۔ چنانچہ حضور رضؓ فرماتے ہیں:-

"اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے اِس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ کفر اور اسلام کے مقابلہ میں اسی فریق کا انجام اچھا ہوگا جس میں چار خوبیاں پائی جائیں گی۔ اوّل خشیت اللہ، دوم ایمان بآیات اللہ، سوم شرک سے اجتناب اور چہارم خدمتِ دین۔ اور پھر یہ خوف کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ کیا وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ کا یہ مطلب ہے کہ انسان جو کچھ چاہے کرے مگر خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔ آپ نے فرمایا نہیں اِس سے یہ مراد نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ انسان نیکی کرے اور ساتھ خدا تعالیٰ سے ڈرتا بھی رہے۔ اسکے بعد فرماتا ہے کہ یہی لوگ ہیں جو دوڑ کر نیکیوں میں حصہ لیتے اور ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ گویا مسابقت کی رُوح ان کے اندر پائی جاتی ہے۔ یہ ایک فطری جذبہ ہے جو ہر انسان کے اندر پایا جاتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ ترقی کے میدان میں دوسروں سے آگے نکل جائے۔ طالبعلم اِسی جذبہ کے ماتحت محنت کرتے ہیں اور وہ ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بچے اِسی جذبہ کے ماتحت کھیلوں میں امتیازی مقام حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تاجر، صنّاع، زمیندار، ڈاکٹر، انجنیئر، موجد اور سائنسدان اِسی جذبہ کے ماتحت اپنی تجارت اور صنعت اور زراعت اور طِب اور انجنیئرنگ اور سائنس اور ایجادات کے سلسلہ میں ایک دوسرے پر برتری حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ قومیں اور حکومتیں بھی اِسی جذبہ کے ماتحت اپنے اندر زیادہ سے زیادہ طاقت پیدا کرتی اور دوسروں سے ایک بلند اور نمایاں مقام حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ بلکہ اور تو اور حیوانوں میں بھی یہ جذبہ پایا جاتا ہے اور وہ بھی مسابقت کی رُوح اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اگر دو گھوڑے آگے پیچھے آ رہے ہوں تو فوراً اگلا گھوڑا پچھلے گھوڑے کے پاؤں کی آہٹ پا کر اپنے قدم تیز کر دیتا ہے اور چاہتا ہے کہ دوسرا اس سے آگے نہ نکل جائے۔ مگر اُس کو دوڑتا دیکھ کر پچھلا گھوڑا بھی اپنے قدم تیز کر دیتا ہے۔ پھر بسا اوقات پچھلا گھوڑا آگے نکل جاتا ہے اور اگلا گھوڑا پیچھے رہ جاتا ہے۔ غرض یہ ایک طبعی اور فطری جذبہ ہے جو ہر انسان کے اندر پایا جاتا ہے۔ اسلام نے اِسی طبعی جذبہ کی طرف مومنوں کو اِن آیات میں توجہ دلائی ہے اور بتایا ہے کہ تمہارا کام ہر میدان میں دوسروں سے آگے نکلنا ہے۔ اگر تم معمار ہو تو تمہاری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ کسی قوم کا معمار تم سے آگے نہ بڑھے۔ اگر تم صنّاع ہو تو تمہاری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ کسی قوم کا صنّاع تم سے آگے نہ بڑھے۔ اگر تم موجد ہو تو تمہاری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ کسی قوم کا موجد تم سے آگے نہ نکل سکے۔ اگر تم ڈاکٹر یا طبیب ہو تو تمہاری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ کسی قوم کا ڈاکٹر اور طبیب تم سے اِس فن میں آگے نہ نکلے۔ اِسی طرح تمہیں دیانت اور امانت میں اتنا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا چاہیئے کہ کوئی قوم اِس نیکی میں تمہارا مقابلہ نہ کر سکے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم دُنیا کے معلّم اور استاد بن جاؤ گے اور لوگ تمہارے پیچھے چلنے پر مجبور ہوں گے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم جزو اوّل صفحہ ۱۸۳)

محترم حافظ نیاز احمد صاحب کرنالی وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

میرے والد محترم حافظ نیاز احمد صاحب کرنالی ’الفردوس‘ کلاتھ مرچنٹ ۸۵۔ نیو انارکلی لاہور ۱۴ مئی بروز منگل حرکتِ قلب بند ہوجانے کی وجہ سے وفات پاگئے۔ اِنّا للہ واِنّا الیہ راجعون۔

آپ مئی ۱۹۱۵ء میں کرنال میں پیدا ہوئے۔ آپ بچپن سے ہی احمدیت سے متاثر تھے آپ نے جب ہوش سنبھالا تو فوراً احمدیت قبول کر لی۔ سارے خاندان، سارے گاؤں والوں نے مخالفت کی مگر احمدیت کا دامن اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ آپ کا جنازہ لاہور سے ۱۵ مئی بروز بدھ ۲ بجے بعد دوپہر ربوہ لایا گیا اسی روز سات بجے شام احاطہ مسجد مبارک میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد عام قبرستان میں امانتاً تدفین عمل میں آئی۔ قبر پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

آپ نے اپنی یادگار کے طور پر ایک بیوہ، تین بیٹے برادرم ظہیر احمد خاں صاحب، ممتاز احمد خاں صاحب، عبدالسمیع خاں صاحب اور پانچ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ حافظ صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے اور اُن کے پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا ہونے کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

(حامد علی خاں۔ الفردوس کلاتھ مرچنٹ۔ لاہور)

درخواستِ دُعا

خاکسار جون ۱۹۷۳ء سے انتڑیوں کی شدید مرض میں مبتلا چلا آرہا ہے اب پہلے سے تو کافی فائدہ ہے مگر مہینے میں دو تین بار ری ایکشن ہوجاتا ہے اور کمزوری بہت ہوجاتی ہے۔ احباب جماعت سے کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(رشید احمد کارخانہ بھائیوں والا اوکاڑہ۔ حال لاہور چھاؤنی)

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے اے کلاس ٹھیکیداروں سے ٹنڈر مطلوب ہیں جنہوں نے سال ۷۴-۱۹۷۳ء کی اندراج و تجدید فیس جمع کرا دی ہے۔ ٹنڈر مورخہ ۲۸-۵-۷۴ بوقت بارہ بجے وصول کئے جائیں گے۔ ٹنڈر فارم قیمت مبلغ یکصد روپیہ (ناقابلِ واپسی) مورخہ ۲۷-۵-۷۴ تک ہیڈ کلرک سے لئے جا سکتے ہیں۔

دیگر تفصیلات وغیرہ زیر دستخطی کے دفتر سے دوران اوقاتِ کار میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

زیر دستخطی بغیر وجہ بتلائے کوئی یا تمام ٹنڈر مسترد کرنے کا مجاز ہے۔

نمبر شمار	نام کام	زرِ تخمینہ	زرِ ضمانت	میعاد
۱	تعمیر میٹرک ازنوان جنڈانوالہ تا دیوالہ (تعمیر لنک روڈ) از فاضل لیس سٹینڈ تا شیخ والہ ٹیوب ویل۔ ضلع میانوالی (لمبائی ۵ میل)	۱۳,۶۴,۰۰۰/-	۲۸,۰۰۰/-	۸ ماہ

دستخط
ایگزیکٹو انجنیئر ہائی وے ڈویژن میانوالی

IPL 1707

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴